بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ربوہ

فون ۴۴۹

جلد ۳۸/۷۳ / ہفتہ ۲۸ جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ ۳۱ امان ۱۳۶۳ ہش ۳۱ مارچ ۱۹۸۴ء / نمبر ۷۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۱ امان / مارچ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے۔

عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

- محترم منیر الدین احمد صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ مرکزیہ بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں۔ احباب سے محترم موصوف کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

- اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و احسان سے میری اکلوتی بیٹی خالدہ عزیز صاحبہ کو شادی کے پانچ سال بعد ۱۶ فروری ۱۹۸۴ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام "محسن عزیز" تجویز ہوا ہے۔ الحمد للہ۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو سعید بخت اور خادمِ دین بنائے اور صحت والی لمبی زندگی دے۔ آمین۔

یہ بیٹا سیدی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے خلیفہ کو صحت اور برکت والی لمبی عمر عطا کرے اور ہم عاجزوں کو حضور کی دعائیں اور شفقتیں ملتی رہیں۔ آمین۔

(محمد صدیق تنگی
سابق مبلغ انچارج۔ سرینام
جنوبی امریکہ)

- مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب عارف مربی سلسلہ کی بیٹی ناصرہ رحیم کی شادی عزیزم نوید احمد ابن چوہدری دین محمد صاحب کے ساتھ مورخہ ۷ مارچ ۱۹۸۴ء عمل میں آئی۔ تقریب رخصتانہ میں دیگر افراد کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہِ شفقت شرکت فرمائی اور اجتماعی دعا کروائی۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور موجب ثمرات حسنہ بنائے آمین

(ماسٹر محمد شفیع ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر
فیصل آباد)

پہلے چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ پھر دیگر ضروریات کے بارے میں سوچیئے۔
(ناظر بیت المال آمد)

اپنے آقا و مطاع حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر

حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ کا درود و سلام

۱۔ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی ھٰذَا النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ تَنْعَکِسُ اَنْوَارُہٗ فِی الصَّالِحِیْنَ وَالصَّالِحَاتِ وَتُفْتَحُ بِاسْمِہٖ اَبْوَابُ الْبَرَکَاتِ وَتَتِمُّ بِنُوْرِہٖ حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَافِرِیْنَ وَالْکَافِرَاتِ۔ (حجۃ اللہ ص۱)

۲۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ بِعَدَدِ کُلِّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنَ الْقَطَرَاتِ وَالذَّرَّاتِ وَالْاَحْیَاءِ وَالْاَمْوَاتِ وَبِعَدَدِ کُلِّ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَبِعَدَدِ کُلِّ مَا ظَھَرَ وَاخْتَفٰی وَبَلِّغْہُ مِنَّا سَلَامًا یَّمْلَأُ اَرْجَاءَ السَّمَاءِ طُوْبٰی لِقَوْمٍ یَّحْمِلُ نِیْرَ مُحَمَّدٍ عَلٰی رَقَبَتِہٖ وَطُوْبٰی لِقَلْبٍ اَفْضٰی اِلَیْہِ وَخَالَطَہٗ وَفِیْ حُبِّہٖ فَنٰی۔ (آئینہ کمالات اسلام ص۴۲۱)

۱۔ ترجمہ:۔ ہم درود اور سلام بھیجتے ہیں اُس نبی امّی صلی اللہ علیہ وسلم پر جس کے انوار صالح مردوں اور صالح عورتوں میں منعکس ہوتے ہیں اور آپؐ کے نام کے ساتھ برکات کے دروازے کھلتے ہیں اور آپؐ کے نور کے ساتھ کافر عورتوں اور مردوں پر خدا تعالیٰ کی حجت پوری ہوتی ہے۔

۲۔ اے اللہ تو آپ پر زمین میں موجود قطرات، ذرّات اور زندوں اور مردوں کی تعداد کے برابر اور ہر اُس چیز کی تعداد کے برابر کہ جو آسمانوں میں ہے اور ہر اُس چیز کی تعداد کے برابر کہ جو ظاہر ہے اور جو مخفی ہے درود اور سلام بھیج اور تو آپؐ کو ہم سے ایسا سلام پہنچا جو آسمان کے اطراف کو بھر دے۔ مبارک ہے وہ قوم جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جؤا اپنی گردن پر اُٹھائے ہوئے ہے اور مبارک ہے وہ دل جو آپؐ تک پہنچ گیا اور آپؐ سے مل گیا اور پھر آپؐ کی محبت میں فنا ہو گیا۔

تحریک جدید

صحابہؓ کی طرز پر زندگی گزارنے کیلئے ہے:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ نے جس طرز پر زندگی بسر کی ہم تحریک جدید کے ذریعہ اسکے قریب قریب لوگوں کو لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آج کل دنیا کے حالات ایسے رنگ میں بدل چکے ہیں کہ ہم اپنی طرز زندگی کی بالکل وہی شکل نہیں بنا سکتے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کی طرز زندگی کی شکل تھی مگر اس کے قریب قریب جس حد تک زمانہ کے حالات ہم کو اجازت دیتے ہیں ہم لوگوں کو لے جانے کی کوشش کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے اور یہی تحریک جدید کی غرض ہے۔"

(خطبہ جمعہ ۳۰ اپریل ۱۹۴۳ء الفضل جلد ۳۱ نمبر ۱۳۲)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت ۵۵ پیسے

روزنامہ الفضل ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۸ جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ

۳۱ امان ۱۳۶۳ ہش

حقوقِ انسانی میں مساوات کی انتہائی حسین تعلیم

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مسلمانوں کے مابین محبت و اخوت پر بہت زور دیا ہے اور اس نے انہیں اپنا یہ احسان یاد دلایا ہے کہ وہ اسلام لانے سے پہلے باہم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اللہ نے محض اپنے فضل سے ان کے دلوں کو جوڑ دیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ آپس میں بھائی بھائی بن گئے۔ مومنوں کے مابین محبت و اخوت کے اس قیام کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اسلام صرف مومنوں کو ایک خاندان کی شکل دیتا ہے اور یہ کہ دوسرے انسانوں کے ساتھ حسن سلوک اور بھائی چارہ کا وہ قائل نہیں ہے جو لوگ ایسا سمجھتے ہیں وہ سخت غلطی خوردہ ہیں اور اسلام پر بلاوجہ تہمت لگاتے ہیں۔

اسلام فی الاصل تمام انسانوں کو ایک ہی برادری کے یکساں حقوق رکھنے والے افراد کا درجہ دے کر ان کے درمیان حسن سلوک و رواداری، ہمدردی و خیر خواہی اور دوستی و مساوات پر مبنی قریبی تعلقات کے قیام کا زبردست علمبردار ہے۔ مومنوں کے مابین اسلام نے جو مثالی محبت و اخوت قائم کی ہے اس کی غرض بھی یہی ہے کہ انسانی برادری کے قیام کے لئے ایک مثالی نمونہ پیش کیا جا سکے۔ اور یہ محبت و اخوت پوری نوع انسانی کے لئے ایک ہی منظم و مربوط برادری کی شکل اختیار کرنے میں مہمیز کا کام دے سکے اور اس طرح عالمی سطح پر باہمی مخاصمتوں، دشمنیوں چپقلشوں اور زیادتیوں کا قلع قمع ہو سکے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے اسلامی اخوت و مساوات پر ہی نہیں بلکہ انسانی اخوت و مساوات پر بھی بہت زور دیا ہے۔

انسانی اخوت و مساوات کے ضمن میں اس نے جو بنیادی تعلیم دی ہے وہ یہ ہے کہ اَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ یعنی تم تمام انسانوں کے لئے وہی چاہو جو تم اپنے لئے چاہتے ہو۔ اس تعلق میں مسند احمد بن حنبل میں جو حدیث آتی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ وَحَتّٰى يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (جلد ۳ صفحہ ۲۷۲)

تم میں سے کوئی اس وقت تک پورا مومن نہیں ہوگا۔ جب تک وہ اور لوگوں کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اور جب تک کہ وہ آدمی کو خدا کے لئے پیار نہ کرے۔

غور طلب بات یہ ہے کہ اس حدیث میں ایک مومن کو یہ حکم نہیں دیا گیا ہے کہ وہ دوسرے مومنوں کے لئے وہی کچھ پسند کرے جسے وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے بلکہ حکم یہ دیا گیا ہے۔ مومنوں کو کہ جو چیز وہ اپنے لئے ناپسند کرتے ہیں، اسے وہ تمام دوسرے انسانوں کے حق میں روا نہ رکھیں۔ جیسا سلوک وہ اپنے لئے پسند کرتے ہیں، ویسا ہی سلوک وہ بلا تفریق و امتیاز دوسروں کے ساتھ روا رکھیں۔ اس حکم کی رو سے بلحاظ حقوق مومنوں اور تمام دوسرے انسانوں کو ایک سطح پر لا کھڑا کیا گیا ہے اور ان کے درمیان مکمل مساوات قائم کی گئی ہے۔ اسی لئے مولانا سید سلیمان ندوی نے انسانی برادری کے ضمن میں اس حدیث کو درج کرنے کے بعد لکھا ہے:

"اس حدیث میں محبت انسانی کی وسعت ساری انسانی برادری تک وسیع کر دی گئی ہے۔"

(سیرت النبیؐ جلد ششم (عام کتابی تقطیع پر پہلا ایڈیشن مطبوعہ ۱۹۷۵ء) صفحہ ۳۲۳)

پھر اسلام نے دوسروں کے ساتھ معاملہ کرنے میں جتنی بھی برائیوں سے روکا ہے یعنی یہ کہ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، یا یہ کہ ایک دوسرے سے حسد نہ کرو یا یہ کہ ایک دوسرے کو دھوکہ نہ دو وغیرہ اس میں یہ نہیں کہا کہ مومن آپس میں تو ایک دوسرے کو دھوکہ نہ دیں، لیکن جب دوسرے مذاہب والوں سے معاملہ کریں تو ان کے ساتھ دھوکہ کر لیا کریں۔ اسلام نے اس قسم کے جتنے بھی احکام دیئے ہیں، ان میں اس نے مومن اور غیر مومن، مسلم اور غیر مسلم کی قطعاً کوئی تفریق نہیں کی بلکہ حکم یہی دیا ہے کہ بلا تفریق و امتیاز کسی انسان کے ساتھ بھی کسی نوع کی بدسلوکی نہ کرو۔ چنانچہ مولانا سید سلیمان ندوی نے اس کے ثبوت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی درج ذیل حدیث پیش کی ہے:

لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا

(ترجمہ از مولانا سید سلیمان ندوی) ایک دوسرے سے کینہ نہ رکھو۔ نہ ایک دوسرے پر حسد کرو اور نہ ایک دوسرے سے منہ پھیرو اور اے خدا کے بندو! آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔

اور پھر یہ حدیث درج کرنے کے بعد مولانا نے تحریر کیا ہے:

"اس حدیث پاک میں انسانی برادری کا وہ نقشہ کھینچا گیا ہے جس پر سچائی سے عمل کیا جائے تو یہ شر اور فساد سے بھری ہوئی دنیا دفعتہً جنت بن جائے"

(سیرۃ النبیؐ جلد ششم صفحہ ۳۲۹)

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مذہبی تعصب کی جڑ کاٹنے اور مذہب کے نام پر دوسروں کے خلاف ظلم روا رکھنے کے عام رواج کا قلع قمع کرنے کے لئے مومنوں کو ایک اور حکم بھی دیا۔ آپؐ نے فرمایا:

"تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔"

(مستدرک حاکم کتاب البر والصلہ)

یہ حکم اس درجہ عمومیت اور ہمہ گیری کا حامل ہے کہ اس کے دائرہ اثر سے کوئی انسان بھی خواہ اس کا تعلق کسی مذہب و ملت، قوم و علاقہ سے ہو باہر نہیں رہتا۔ مومنوں کو بلا تفریق و امتیاز تمام نوع انسانی پر رحم کرنے اور حسن سلوک سے پیش آنے کی تلقین کی گئی ہے اور انہیں خبردار کیا گیا ہے کہ اگر وہ دوسروں پر رحم نہیں کریں گے تو خدا تعالیٰ بھی ان پر رحم نہیں کرے گا۔ اس کے رحم کا مورد بننے کے لئے ضروری ہے کہ ہر قسم کے ظلم سے دستکش رہتے ہوئے اس کی مخلوق پر رحم کیا جائے اور ان کے ساتھ نہایت اچھا برتاؤ کیا جائے۔ صحابہ کرامؓ اس حکم کی وسعت کو خوب سمجھتے تھے اور جانتے تھے کہ اس میں انسانوں کے ساتھ ہی حسن سلوک کی نہیں جانوروں پر رحم کرنے کی بھی تعلیم دی گئی ہے۔ چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ صحابہؓ نے دریافت کیا کہ کیا جانوروں کے ساتھ نیک سلوک کرنے میں بھی ثواب ہے؟ اس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر اس ہستی کے ساتھ جس میں زندگی کی تڑپ ہے نیک سلوک کرنے میں ثواب ہے یعنی نیک سلوک روا رکھنے کے حکم میں ہر وہ ہستی شریک ہے جو زندگی سے بہرہ ور ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات اور خود آنحضورؐ کے اسوۂ حسنہ سے ظاہر ہے کہ اسلام مساوات انسانی اور حقوق انسانی میں مساوات کا علمبردار ہے اور اگر اسلامی تعلیم کے اس پہلو پر کما حقہ عمل کیا جائے تو شر اور فساد سے بھری ہوئی یہ دنیا بلاشبہ جنت بن جائے۔ تعلیم کتنی ہی حسین اور بے مثل و مانند ہو اگر اس پر عمل نہ کیا جائے تو دنیا اس کے بے مثل حسن سے آگاہ نہیں ہو سکتی۔ وہ تو آگاہ اور قائل اس وقت ہی ہوگی۔ جب اس کا عملی نمونہ اس کے سامنے آئے گا۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب اور جس زمانہ میں اس کا عملی نمونہ پیش کیا گیا تھا تو دنیا اس کی گرویدہ ہوئے بغیر نہ رہی تھی اور اس نے ایسی حسین و جمیل تعلیم پیش کرنے والے دین کامل کو قبول کرنے میں دیر نہیں لگائی تھی۔ اب بھی اگر دین کامل غالب آئے گا تو اپنی بے مثل و مانند نہایت حسین و جمیل تعلیم کے دلوں کو مسخر کرنے والے عملی نمونہ کے ذریعہ ہی غالب آئے گا۔ خدائی انتظام کے تحت اس غلبہ کے آثار شروع ہو چکے ہیں۔ جو رفتہ رفتہ منصۂ شہود پر آ رہے ہیں۔ بالآخر یہ آثار پورے کرۂ ارض پر محیط ہو کر دین کامل کے غلبہ کو آشکار کر دکھائیں گے بہرحال یہ غلبہ دین کامل کے عملی نمونہ کے ذریعہ ہی منصۂ شہود پر آئے گا۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن مجید اور مظاہر قدرت

- قسط دوم -

مکرم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ بلوچستان

کائناتی جزیرے

کائنات کی وسعت کا اندازہ اس سے لگائیے کہ ہم سے قریب ترین کائناتی جزیرہ جسے سائنس دان "اینڈرومیڈا" کہتے ہیں اس کا فاصلہ ہم سے تقریباً دس لاکھ نوری سال کے فاصلہ پر ہے اور جو جزیرے دور ہیں ان میں سے بعض ۲۰ کروڑ نوری سال کے فاصلہ پر ہیں۔ 'اینڈرومیڈا' کا قطر تقریباً تقریباً ۴۵ ہزار نوری سال کے برابر ہے۔ دوربین کے بغیر یہ کائناتی جزیرہ محض ایک نقطے کی طرح نظر آتا ہے۔ اس سے ہم بخوبی اس کائنات خداوندی کا اندازہ لگا سکتے ہیں؟ اس نسبت سے رب کائنات کی عظمت کا اندازہ تو لگائیں؟

اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّ ھُوَ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ ۝

(رعد ع ۲)

حضرت امام آخر الزمان علیہ السلام فرماتے ہیں :-

ہزار ہزار شکر اس قادر مطلق کا جس نے انسانوں کی روح اور ہر یک مخلوق اور ہر ذرہ کو محض اپنے ارادہ کی طاقت سے پیدا کر کے وہ استعدادیں اور قوتیں اور خاصیتیں ان میں رکھیں جن پر غور کرنے سے ایک عجیب عالم عظمت اور قدرت الٰہی کا نظر آتا ہے اور جن کے دیکھنے اور سوچنے سے معرفت الٰہی کا کامل دروازہ کھلتا ہے۔ اسی قادر و توانا کی مدح اور حمد میں محو رہنا چاہیے جس کی ایجاد کے بغیر کوئی ایک چیز بھی موجود نہیں ہوئی۔ وہی ایک ذات عجیب الحکمت و عظیم القدرت ہے جس کے فقط حکمی طاقت سے جو کچھ وجود رکھتا ہے پیدا ہو گیا۔ ہر ایک ذرہ انت ربی انت ربی کی آواز سے زبان کشا ہے۔ ہر ایک جان انت مالکی انت مالکی کی شہادت سے نغمہ سرا ہے۔ وہی حکیم مطلق ہے جس نے انسانی روحوں کو ایک ایسا پر منفعت جسم بخشا کہ جو اس جہان میں کمالات حاصل کرنے اور اس جہان میں ان کا پورا پورا حظ اٹھانے کے لئے بڑا بھاری یار و مددگار ہے۔ روح اور جسم دونوں مل کر اس کے وجود کو ثابت کر رہے ہیں اور ظاہری باطنی دونوں قوتیں اس کی شہادت دے رہی ہیں۔ وہی محسن حقیقی ہے جس نے وفاداری سے ایمان لانے والوں کو ہمیشہ کی رستگاری کی خوشخبری دی اور اپنے صادق عارفوں اور سچے محبوں کے لئے اس جنت دائمی کا وعدہ دیا جو بدرجۂ اکمل و اتم مظہر العجائب ہے جس کی نہریں اسی دنیوی حیات میں جوش مارنا شروع کرتی ہیں۔ جس کے درخت اسی جگہ کی آب پاشی سے نشو و نما پاتے جاتے ہیں۔ اس کی قدرت و حکمت ہر جگہ اور ہر چیز میں موجود ہے اور اس کی حفاظت جو ہر یک چیز کے شامل حال ہے اس کی عام خالقیت پر گواہ ہے۔ اس کی حکیمانہ طاقتیں بے انتہا ہیں کون ہے جو ان کی تہہ تک پہنچ سکتا ہے۔ اس کی قادرانہ حکمتیں عمیق در عمیق ہیں کون ہے جو ان پر احاطہ کر سکتا ہے ہر یک چیز کے اندر اس کے وجود کی گواہی چھپی ہوئی ہے۔ ہر یک مصنوع اس صانع کامل کی راہ دکھلا رہا ہے۔ موجود بوجود حقیقی وہی ایک رب العٰلمین ہے اور باقی سب اس سے پیدا اور اس کے سہارے سے قائم اور اس کی قدرتوں کے نقش قدم ہیں۔"

(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲-۳-۴)

حضور علیہ السلام مزید فرماتے ہیں :-

۳: لہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔ اب بنظر انصاف دیکھنا چاہیئے کہ کس بلاغت اور لطافت اور متانت اور حکمت سے اس آیت میں وجود صانع عالم پر دلیل بیان فرمائی ہے اور کس قدر تھوڑے لفظوں میں معانی کثیرہ اور لطائف حکمیہ کو کوٹ کوٹ کر بھر دیا ہے اور مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ کے لئے ایسی محکم دلیل سے وجود ایک خالق کامل الصفات کا ثابت کر دکھایا ہے جس کے کامل اور محیط بیان کے برابر کسی حکیم نے آج تک کوئی تقریر بیان نہیں کی بلکہ حکماء ناقص الفہم نے ارواح اور اجسام کو حادث بھی نہیں سمجھا اور اس راز دقیق سے بے خبر رہے کہ حیات حقیقی اور ہستی حقیقی اور قیام حقیقی صرف خدا ہی کے لئے مسلم ہے۔ یہ عمیق معرفت اسی آیت سے انسان کو حاصل ہوتی ہے جس میں خدا نے فرمایا کہ حقیقی طور پر زندگی اور بقائے زندگی صرف اللہ کیلئے حاصل ہے جو جامع صفات کاملہ ہے اس کے بغیر کسی دوسری چیز کو وجود حقیقی اور قیام حقیقی حاصل نہیں۔ اور اسی بات کو صانع عالم کی ضرورت کے لئے دلیل ٹھہرایا اور فرمایا لہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ یعنی جبکہ عالم کے لئے نہ حیات حقیقی حاصل ہے نہ قیام حقیقی تو بالضرور اسکو ایک علت موجبہ کی حاجت ہے جس کے ذریعہ سے اس کو حیات اور قیام حاصل ہوا اور ضرور ہے کہ ایسی علت موجبہ جامع صفات کاملہ اور مدبر بالارادہ۔ اور حکیم اور عالم الغیب ہو سو وہی اللہ ہے کیوں کہ اللہ بموجب اصطلاح قرآن شریف کے اس ذات کا نام ہے جو مستجمع کمالات تامہ ہے اسی وجہ سے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کے اسم کو جمیع صفات کاملہ کا موصوف ٹھہرایا اور جابجا فرمایا ہے کہ اللہ وہ ہے جو کہ رب العٰلمین ہے۔ رحمٰن ہے رحیم ہے مدبر بالارادہ ہے، حکیم ہے، عالم الغیب ہے۔ قادر مطلق ہے ازلی ابدی ہے وغیرہ وغیرہ۔"

(براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ ۳)

حضور فرماتے ہیں۔

(۴) اس میں کلام کی جگہ نہیں کہ جو کچھ اجرام فلکی اور عناصر میں جسمانی اور فانی طور پر صفات پائی جاتی ہیں وہ روحانی اور ابدی طور پر خداوند تعالیٰ میں موجود ہیں اور خداوند تعالیٰ نے یہ بھی ہم پر کھول دیا ہے کہ سورج وغیرہ بذات خود کچھ چیز نہیں ہیں یہ اسی کی طاقت زبردست ہے جو پردہ میں ہر ایک کام کر رہی ہے وہی ہے جو چاند کو پردہ پوش اپنی ذات کا بنا کر اندھیری راتوں کو روشنی بخشتا ہے۔ جبکہ وہ تاریک دلوں میں خود داخل ہو کر ان کو منور کر دیتا ہے اور آپ انسان کے اندر بولتا ہے۔ وہی ہے جو اپنی طاقتوں پر سورج کا پردہ ڈال کر دن کو ایک عظیم الشان روشنی کا مظہر بنا دیتا ہے اور مختلف فصلوں میں مختلف اپنے کام ظاہر کرتا ہے اسی کی طاقت آسمان سے برستی ہے جو مینہ کہلاتی ہے اور خشک زمین کو سرسبز کر دیتی ہے اور پیاسوں کو سیراب کر دیتی ہے اسی کی طاقت آگ میں ہو کر جلاتی ہے اور ہوا میں ہو کر دم نو تازہ کرتی ہے اور پھولوں کو شگفتہ کرتی ہے اور بادلوں کو اٹھاتی اور آواز کو کانوں تک پہنچاتی ہے۔ یہ اسی کی طاقت ہے کہ زمین کی شکل میں مجسم ہو کر نوع انسان اور حیوانات کو اپنی پشت پر اٹھا رہی ہے۔ مگر کیا یہ چیزیں خدا ہیں؟ نہیں بلکہ مخلوق!! مگر ان کے اجرام میں خدا کی طاقت ایسے طور سے پیوست ہو رہی ہے کہ جیسے قلم کے ساتھ ہاتھ ملا ہوا ہے اگرچہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ قلم لکھتی ہے مگر قلم نہیں لکھتی بلکہ ہاتھ لکھتا

ہے۔ یا مثلاً ایک لوہے کا ٹکڑا جو آگ میں پڑ کر آگ کی شکل میں بن گیا ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ جلاتا ہے اور روشنی بھی دیتا ہے مگر دراصل وہ صفات اس کی نہیں بلکہ آگ کی ہیں۔ اسی طرح تحقیق کی نظر سے یہ بھی سچ ہے کہ جس قدر اجرام فلکی و عناصر ارضی بلکہ ذرہ ذرہ عالم سفلی اور علوی کا مشہود اور محسوس ہے۔ یہ سب باعتبار اپنی مختلف خاصیتوں کے جو ان میں پائی جاتی ہیں خدا کے نام ہیں اور خدا کی صفات ہیں اور خدا کی طاقت ہے جو ان کے اندر پوشیدہ طور پر جلوہ گر ہے اور سب ابتداء میں اسی کے کلمے تھے جو الٰہی قدرت نے ان کو مختلف رنگوں میں ظاہر کر دیا۔ نادان سوال کرے گا کہ خدا کے کلمے کیونکر مجسم ہوئے؟ کیا خدا ان کے علیحدہ ہونے سے کم ہو گیا؟ مگر اس کو سوچنا چاہیئے۔ کہ آفتاب سے جو ایک آتشی شیشی آگ حاصل کرتی ہے وہ آگ آفتاب میں کچھ کم نہیں کرتی۔ ایسا ہی جو کچھ چاند کی تاثیر سے پھلوں میں فربہی آتی ہے وہ چاند کو دبلا نہیں کر دیتی۔ یہی خدا کی معرفت کا ایک بھید ہے اور تمام روحانی امور کا مرکز ہے کہ خدا کے کلمات سے ہی دنیا کی پیدائش ہے۔"

(نسیم دعوت صفحہ ۵۸-۶۰)

حضور فرماتے ہیں:۔

"جب میں ان بڑے بڑے اجرام کو دیکھتا ہوں اور ان کی عظمت اور عجائبات پر غور کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ صرف ارادۂ الٰہی سے اور اس کے اشارہ سے ہی سب کچھ ہو گیا تو میری روح بے اختیار بول اٹھتی ہے کہ اے ہمارے قادر خدا تو کیا ہی بزرگ قدرتوں والا ہے تیرے کام کیسے عجیب اور دہاء العقل ہیں۔ نادان ہے وہ جو تیری قدرتوں کا انکار کرے اور احمق ہے وہ جو تیری نسبت یہ اعتراض پیش کرے کہ اس نے ان چیزوں کو کس مادہ سے بنایا؟"

(نسیم دعوت صفحہ ۶۰)

قرآن مجید اور آسمان:

(۱) "خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ۝"

(نحل آیت ۴)

زمین کی آسمان کی پیدائش بامقصد ہے بے مقصد نہیں۔

(اللہ) نے آسمانوں اور زمین کو حق (حکمت) کے ساتھ پیدا کیا ہے اور مشرکین کے مشرکانہ عقیدوں سے وہ بہت بالا ہے۔

(۲) "قُلْ اَئِنَّکُمْ لَتَکْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَہٗۤ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِکَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَکَ فِیْهَا وَقَدَّرَ فِیْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِیْۤ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیْنَ ۝ ثُمَّ اسْتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ وَهِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ کَرْهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَیْنَا طَآئِعِیْنَ ۝ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ وَاَوْحٰی فِیْ کُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَزَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ ۖ وَحِفْظًا ؕ ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۝"

(حٰمٓ سجدہ آیات ۱۰ تا ۱۳)

ترجمہ:۔ اے محمد! آپ کہہ دیں۔ کیا تم اس خدا کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دور میں پیدا کیا اور اس کے شریک مقرر کرتے ہو۔ یہ خدا تو سب جہانوں کا رب ہے اور اس نے زمین میں اس کے اوپر پہاڑ بنائے ہیں اور اس میں بڑی برکت رکھی ہے اور اس میں رہنے والوں کے لئے کھانے پینے کے لئے ہر چیز کو اندازہ کے مطابق بنا دیا ہے۔ یہ سب کچھ چار دور میں کیا ہے۔ یہ بات سب پوچھنے والوں کے لئے برابر ہے۔ پھر (اللہ) آسمان کی طرف متوجہ ہوا۔ اور وہ محض ایک کہر (گیس) کی طرح تھا۔ اور اس نے اس سے اور زمین سے کہا دونوں اپنی مرضی سے یا مجبور ہو کر میری فرمانبرداری کے لئے آجاؤ ان دونوں نے کہا۔ ہم فرماں بردار ہو کر آ گئے ہیں۔ پھر ان کو سات آسمانوں کی صورت میں دو دور میں بنایا۔ اور ہر آسمان میں جو کچھ ہونا تھا اس کی طاقت اس میں ودیعت کر دی اور ہم نے نچلے آسمانوں کو روشنیوں کے ساتھ خوبصورت بنایا نیز حفاظت کے لئے بھی (اس میں سامان پیدا کیا) اور یہ غالب اور جاننے والے خدا کی تقدیر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آیت مندرجہ بالا کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

"اگر اس جگہ کوئی یہ اعتراض پیش کرے کہ خدا تعالیٰ نے آسمانوں کو سات میں کیوں محدود کیا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ تو اس کا یہ جواب ہے کہ درحقیقت یہ تاثیرات مختلفہ کی طرف اشارہ ہے جو مختلف طبقات سماوی سے مختلف ستارے اپنے اندر جذب کرتے ہیں اور پھر زمین پر ان تاثیرات کو ڈالتے ہیں۔ چنانچہ اسی کی تصریح اس آیت میں موجود ہے۔ اللہ الذی خلق سبع سمٰوٰت ومن الارض مثلھن یتنزل الامر بینھن لتعلموا ان اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر و ان اللہ قد احاط بکل شیءٍ علماً۔" (الطلاق ع ۲)

یعنی خدا تعالیٰ نے آسمانوں کو سات پیدا کیا اور ایسا ہی زمینیں بھی سات ہی پیدا کیں اور ان سات آسمانوں کا اثر جو بامر الٰہی ان میں پیدا ہے سات زمینوں میں ڈالا تاکہ تم لوگ معلوم کرو کہ خداوند تعالیٰ ہر ایک چیز کے بنانے پر اور ہر ایک انتظام کے کرنے پر اور رنگا رنگ کے پیرایوں میں اپنے کام دکھلانے پر قدرت تامہ رکھتا ہے اور تا تمہارے علوم وسیع ہو جائیں اور علوم وفنون میں تم ترقی کرو اور ہیئت اور طبعی اور طبابت اور جغرافیہ وغیرہ علوم تم میں پیدا ہو کر خدا تعالیٰ کی عظمتوں کی طرف تم کو متوجہ کریں اور تم سمجھ لو کہ کیسے خداوند تعالیٰ کا علم اور اس کی حکمت کاملہ ہر ایک شے پر محیط ہو رہی ہے اور کیسی ترکیب ابلغ اور ترتیب محکم کے ساتھ آسمان اور جو کچھ اس میں ہے اپنا رشتہ زمین سے رکھتا ہے اور کیسے خداوند تعالیٰ ہر چیز کو قوت قابلہ عطا کر رکھی ہے اور آسمانوں اور ان کے اجرام کو قوۃ موثرہ مرحمت فرمائی ہے اور یاد رہے کہ جس طرح تنزل امر جسمانی اور روحانی دونوں طور پر آسمانوں سے ہوتا ہے اور ملائکہ کی توجہات اجرام سماوی کی تاثیرات کے ساتھ مخلوط ہو کر زمین پر گرتی ہیں ایسا ہی زمین اور زمین والوں میں بھی جسمانی اور روحانی دونوں قوتیں قابلیت کی عطا کی گئی ہیں تا قوابل اور موثرات میں بکلی مساوات ہو۔ اور سات زمینوں سے مراد زمین کی آبادی کے سات طبقے ہیں جو نسبتی طور پر بعض بعض کے تحت واقع ہیں اور کچھ بے جا نہ ہوگا اگر ہم دوسرے لفظوں میں ان طبقات سبعہ کو ہفت اقلیم کے نام سے موسوم کر دیں۔ لیکن ناظرین اس دھوکہ میں نہ پڑیں کہ جو کچھ ہفت اقلیم کی تقسیم ان یونانی علوم کی رو سے ہو چکی ہے جس کو اسلام کے ابتدائی زمانہ میں حکمائے اسلام نے یونانی کتب سے لیا تھا وہ بکلی صحیح اور کامل ہے کیونکہ اس جگہ تقسیم سے مراد ہماری ایک صحیح تقسیم مراد ہے جس سے کوئی معمورہ باہر نہ رہے اور زمین کی ہر ایک جزو کسی حصہ میں داخل ہو جائے ہمیں اس سے کچھ غرض نہیں کہ اب تک یہ صحیح اور کامل تقسیم معرض ظہور میں بھی آئی یا نہیں۔ بلکہ صرف یہ غرض ہے کہ جو خیال اکثر انسانوں کا اس طرف رجوع کر گیا ہے کہ زمین کو سات حصہ پر تقسیم کی جائے۔ یہ خیال بھی گویا ایک الہامی تحریک تھی جو الٰہی تقسیم کے لئے بطور شاہد ہے اگر یہ اعتراض پیش ہو کہ قرآن کریم میں جو خدا تعالیٰ نے کئی بار فرمایا ہے کہ ہم نے چھ دن میں زمین و آسمان کو پیدا کیا تو یہ امر ضعف پر دلالت کرتا ہے کیونکہ معاً اس کے ارادہ کیسا تھ ہی سب کچھ ہو جانا لازم ہے جیسا کہ وہ آپ ہی فرماتا ہے۔ انما امرہ اذا اراد شیئاً ان یقول لہ کن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیکون (یٰسٓ ع ۵) یعنے جب خداوند تعالیٰ ایک چیز کے ہونے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کا امر ایسی قوت اور طاقت اور قدرت اپنے اندر رکھتا ہے کہ وہ اس چیز جو اس کے علم میں ایک اعلیٰ وجود رکھتا ہے فقط یہ کہتا ہے کہ ہو تو وہ ہو جاتی ہے۔

اس وہم کا جواب یہ ہے کہ قدرت اور طاقت کا مفہوم اس بات کو مستلزم نہیں کہ وہ چیز خواہ مخواہ بلا توقف ہو جائے اور نہ ارادہ کے مفہوم میں ضروری طور پر یہ بات داخل ہے کہ جس چیز کا ارادہ کیا گیا ہے وہ اسی وقت ہو جائے بلکہ اسی حالت میں ایک قدرت اور ایک ارادہ کو کامل قدرت اور کامل ارادہ کہا جائے گا جبکہ وہ ایک فاعل کے اصل منشاء کے موافق جلد یا دیر کے ساتھ جیسا کہ منشاء ہو ظہور میں آوے۔ مثلاً چلنے میں کامل قدرت اس شخص کی نہیں کہہ سکتے کہ جلد جلد وہ چل سکتا ہے اور آہستہ آہستہ چلنے سے وہ عاجز ہے بلکہ اس شخص کو کامل القدرت کہیں گے کہ جو دونوں طور جلد اور دیر میں قدرت رکھتا ہو۔ یا مثلاً ایک شخص ہمیشہ اپنے ہاتھ کو لمبا رکھتا ہے اور اکٹھا کرنے کی طاقت نہیں یا کھڑا رہتا ہے اور بیٹھنے کی طاقت نہیں تو ان سب صورتوں میں ہم اس کو قوی قرار نہیں دیں گے بلکہ عاجز اور معلول کہیں گے۔ غرض قدرت اسی وقت کامل طور پر متحقق ہو سکتی ہے کہ جبکہ دونوں شق سرعت اور بطوء پر قدرت ہو۔ اگر ایک شق پر قدرت ہو تو وہ قدرت نہیں بلکہ عجز اور ناتوانی ہے۔ تعجب ہے کہ ہمارے مخالف خدا تعالیٰ کے قانون قدرت کو بھی نہیں دیکھتے کہ دنیا میں اپنے قضا و قدر کو جلد بھی نازل کرتا ہے اور دیر سے بھی۔ ہاں یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ صفات قہریہ اکثر جلدی کے رنگ میں ظہور پذیر ہوتے ہیں اور صفات لطیفہ دیر اور توقف کے پیرایہ میں۔ مثلاً انسان تو مہینے پیٹ میں رہ کر اپنے کمال وجود کو پہنچتا ہے اور مرنے کے لئے کچھ بھی دیر کی ضرورت نہیں مثلاً انسان اپنے مرنے کے وقت صرف ایک ہی ہیضہ کا دست یا تھوڑا سا پانی قے کے طور پر نکال کر راہی ملک بقا ہو جاتا ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام حاشیہ در حاشیہ از صفحہ ۵۶ تا ۶۸)

(۳) "اور اس جگہ کے متعلق ایک اور اعتراض ہے جو بعض ناواقف آریہ پیش کیا کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"ان ربکم اللہ الذی خلق السموٰت والارض فی ستۃ ایام ثم استوٰی علی العرش۔"

(یونس رکوع ۱)

یعنے خدا نے ہی جو تمہارا رب ہے زمین اور آسمانوں کو چھ دن میں بنایا اور پھر عرش پر ٹھہرا۔ یہ چھ دن کی کیوں تخصیص ہے یہ تو تسلیم کیا کہ خداوند تعالیٰ کے کام اکثر تدریجی ہیں جیسے کہ اب بھی اس کی خالصیت جو جمادات اور نباتات اور حیوانات میں اپنا کام کر رہی ہے۔ تدریجی طور پر ہی ہر ایک چیز کو اس کی خلقت کاملہ تک پہنچاتی ہے لیکن چھ دن کی تخصیص کچھ سمجھ میں نہیں آتی؟۔

اما الجواب: پس واضح ہو کہ یہ چھ دن کا ذکر درحقیقت مراتب تکوینی کی طرف اشارہ ہے یعنے ہر یک چیز جو بطور خلق صادر ہوتی ہے اور جسم اور جسمانی ہے خواہ وہ مجموعہ عالم ہے اور خواہ ایک فرد از افراد عالم اور خواہ وہ عالم کبیر ہے جو زمین و آسمان و ما فیہما سے مراد ہے اور خواہ وہ عالم صغیر جو انسان سے مراد ہے وہ بحکمت و قدرت باری تعالیٰ پیدائش کے چھ مرتبے طے کر کے اپنے کمال خلقت کو پہنچتی ہے اور یہ عام قانون قدرت ہے کچھ ابتدائی زمانہ سے خاص نہیں۔ چنانچہ اللہ جلشانہ ہر ایک انسان کی پیدائش کی نسبت بھی ان ہی مراتب ستہ کا ذکر فرماتا ہے جیسا کہ قرآن کریم کے اٹھارویں پارہ کے سورۃ المومنون میں یہ آیت ہے۔

ولقد خلقنا الانسان من سلٰلۃ من طین ثم جعلناہ نطفۃ فی قرار مکین ثم خلقنا النطفۃ علقۃ فخلقنا العلقۃ مضغۃ فخلقنا المضغۃ عظٰما فکسونا العظٰم لحما۔ ثم انشاناہ خلقا اٰخر فتبٰرک اللہ احسن الخٰلقین۔ (مومنون رکوع ۱)

یعنی پہلے تو ہم نے انسان کو اس مٹی سے پیدا کیا جو زمین کے تمام انواع و اقسام کا لب لباب تھا اور اس کی تمام قوتیں اپنے اندر رکھتا تھا تا وہ باعتبار جسم بھی عالم صغیر ٹھہرے اور زمین کی تمام چیزوں کی اس میں قوت اور خاصیت ہو جیسے کہ وہ بھی طبق آیت فاذا سویتہ ونفخت فیہ من روحی (الحجر ع ۳) باعتبار روح عالم صغیر ہے اور بلحاظ شیون و صفات کاملہ و خلقیت تام۔ روح الٰہی کا مظہر تام ہے۔ پھر بعد اس کے انسان کو ہم نے دوسرے طور پر پیدا کرنے کے لئے یہ طریق جاری کیا جو انسان کے اندر نطفہ پیدا کیا اور اس نطفہ کو ہم نے ایک مضبوط تھیلی میں جو ساتھ ہی رحم میں بنتے جاتے ہیں جگہ دی (قرار مکین کا لفظ اس لئے اختیار کیا گیا کہ تا رحم اور تھیلی دونوں پر اطلاق پا سکے) اور پھر ہم نے نطفہ سے علقہ بنایا اور علقہ سے مضغہ اور مضغہ کے بعض حصوں میں سے ہڈیاں اور ہڈیوں پر پوست پیدا کیا۔ پھر اس کو ایک اور پیدائش دی۔ یعنی روح اس میں ڈال دی۔ پس کیا ہی مبارک ہے وہ خدا جو اپنی صنعت کاری میں تمام صناعوں سے بلحاظ حسن صنعت و کمال ہی ثبات خلقت بڑھا ہوا ہے۔ اب دیکھو کہ خداوند تعالیٰ نے اس جگہ بھی اپنا قانون قدرت یہی بیان فرمایا کہ انسان چھ طور کے خلقت کے مدارج طے کر کے اپنے کمال انسانیت کو پہنچتا ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ عالم صغیر اور عالم کبیر میں نہایت شدید تشابہ ہے اور قرآن سے انسان کا عالم صغیر ہونا ثابت ہے اور آیت لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم (التین ع ۱) اسی کی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ تقویم عالم کی متفرق خوبیوں اور حسنوں کا ایک ایک حصہ انسان کو دے کر بوجہ جامعیت جمیع شمائل و شیون عالم اس کو احسن ٹھہرایا گیا ہے۔ پس اب بوجہ تشابہ عالمین اور نیز بوجہ ضرورت تناسب افعال صانع واحد ماننا پڑتا ہے کہ جو عالم صغیر میں مراتب تکوین موجود ہیں۔ وہی مراتب تکوین، عالم کبیر میں بھی ملحوظ ہوں اور ہم صریح اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ یہ عالم صغیر جو انسان کے اسم سے موسوم ہے اپنی پیدائش میں چھ طریق رکھتا ہے اور کچھ شک نہیں کہ یہ عالم۔ عالم کبیر کے کوائف مخفیہ کی شناخت کے لئے ایک آئینہ کا حکم رکھتا ہے پس جبکہ اس کی پیدائش کے چھ مرتبے ثابت ہوئے تو قطعی طور پر یہ حکم دے سکتے ہیں کہ عالم کبیر کے بھی مراتب تکوین چھ ہی ہیں جو بلحاظ موثرات ستہ یعنے حجب ستہ جن کے آثار باقیہ نجوم ستہ میں محفوظ رہ گئے ہیں۔ معقولی طور پر متحقق ہوتے ہیں اور نجوم ستہ کا اب بھی علوم حکمیہ میں جنین کی تکمیل کے لئے تعلق مانا جاتا ہے۔ چنانچہ سدیدی میں اس کے متعلق ایک مبسوط بحث لکھی ہے۔ بعض نادان اس جگہ اس آیت کی نسبت یہ اعتراض پیش کرتے ہیں کہ حال کی طبی تحقیقاتوں کی رو سے یہ طرز بچہ کے بننے کی جو رحم عورت میں بنتا ہے ثابت نہیں ہوتی بلکہ برخلاف اس کے ثابت ہوتا ہے۔ لیکن یہ اعتراض سخت درجہ کی کم فہمی یا صریح تعصب پر مبنی ہے۔ اس بات کے تجربہ کے لئے کسی ڈاکٹر یا طبیب کی حاجت نہیں۔ خود ہر ایک انسان اس آزمائش کے لئے وقت خرچ کر کے اور ان بچوں کو دیکھ کر جو تمام خلقت یا ناتمام خلقت کی حالت میں پیدا ہوتے ہیں یا سقوط حمل کے طور پر گرتے ہیں۔ حقیقت واقعیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تک پہنچ سکتا ہے اور جیسا کہ ہم اپنے ذاتی مشاہدہ سے جانتے ہیں بلاشبہ یہ بات صحیح ہے"
(آئینہ کمالات اسلام حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۱۷۲ تا صفحہ ۱۸۸)

(۴) "قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے اور حال کی تحقیقاتیں بھی اس کی مصدق ہیں کہ عالم کبیر بھی اپنے کمال خلقت کے وقت ایک گٹھڑی کی طرح تھا جیسا کہ اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے۔ اولم یر الذین کفروا ان السمٰوٰت والارض کانتا رتقاً ففتقنٰھما وجعلنا من الماء کل شیٍٔ حیٍّ (انبیاء ع ۳) الجزو نمبر ۱۷ یعنی فرماتا ہے کہ کیا کافروں نے آسمان اور زمین کو نہیں دیکھا کہ گٹھڑی کی طرح آپس میں بند ہوئے ہوئے تھے اور ہم نے ان کو کھول دیا۔ سو کافروں نے تو آسمان اور زمین بنتا نہیں دیکھا اور نہ ان کی گٹھڑی دیکھی۔ لیکن اس جگہ روحانی آسمان اور روحانی زمین کی طرف اشارہ ہے جس کی گٹھڑی کفار عرب کے روبرو کھل گئی اور فیضان سماوی زمین پر جاری ہو گئے۔"
(آئینہ کمالات اسلام۔ حاشیہ در حاشیہ صفحہ ۱۹۰ تا صفحہ ۱۹۳)

درخواست ہائے دعا

- خاکسار کے بہنوئی مکرم افتخار الحق صاحب بیمار ہیں (منور علی شاہد دارالذکر لاہور)
- خاکسار کے والد صاحب بھائی اور چچا ایک مقدمہ کی وجہ سے مشکلات و پریشانیوں میں مبتلا ہیں (مبارکہ اعظم سمبڑیال)
- خاکسار کی اہلیہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ (نذیر احمد خان گنگی توشہ کوٹ)
- عزیزم منیر احمد ملک کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (نصیر احمد اعوان علی پور چٹھہ)
- خاکسار کا بایاں ہاتھ مشین میں آجانے کی وجہ سے شدید زخمی ہو گیا ہے (نصیر احمد عزیز آباد کراچی)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں

گمشدہ رسید بک

ایک عدد رسید بک ۱۱۸۳ فضل عمر ہسپتال ربوہ جس کی تقریباً ۶۴ عدد رسیدات جاری ہو چکی ہیں گم ہو گئی ہے۔ اگر کسی دوست کو اس کا علم ہو جائے تو نظارت بیت المال آمد کو اطلاع دیکر ممنون فرمادیں۔
(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

تجارت پیشہ احباب اور فریضہ زکوٰۃ

جماعت احمدیہ میں ایک خاصی تعداد تجارت پیشہ احباب کی ہے اور ان میں سے بہت سے ایسے دوست ہیں جن کا کاروبار خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی پر ہے اور وہ آسودگی کی زندگی بسر کر رہے ہیں یہ ان پر خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔

ایسے آسودہ حال دوستوں کو یتامیٰ و مساکین اور بیوگان کو کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ اسلام نے یتامیٰ و مساکین کی امداد کے لئے زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔ صاحب نصاب احباب کے لئے زکوٰۃ کا ادا کرنا ایسے ہی ضروری ہے جیسا کہ نماز کا ادا کرنا ضروری ہے۔

تجارت پیشہ احباب اپنے اموال کا محاسبہ فرمائیں اور ان پر جس قدر زکوٰۃ واجب الادا ہو اس کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں زکوٰۃ و صدقات اموال کو پاکیزہ اور بابرکت بنا دیتے ہیں۔ جو لوگ اپنے اموال سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے ان پر ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مومن کو اس ناراضگی سے محفوظ رکھے۔ آمین۔
(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

وقف عارضی پر رحمتوں کا نزول

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

"ہم میں سے جو دوست وقف عارضی پر گئے ہیں۔ انہوں نے یہ مشاہدہ کیا ہے اور ان کی رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ چونکہ ہمارے بھائی اخلاص کے ساتھ وقف عارضی کے لئے باہر گئے ہیں۔ اس وقت وہ دنیوی علائق سے آزاد ہوتے ہیں۔ گھر کا کوئی فکر نہیں ہوتا۔ پوری توجہ کے ساتھ اور پورے انہماک کے ساتھ دعا اور استغفار کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو بڑی کثرت کے ساتھ اپنے پر نازل ہوتے دیکھتے ہیں"۔

احباب جماعت ہر سال دو ہفتہ کے لئے وقف عارضی میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو بڑی کثرت کے ساتھ حاصل کر سکتے ہیں۔
(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

فہرست کتب برائے مطالعہ اطفال

بابت سال ۱۹۸۳-۸۴ء

امسال شعبہ تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اطفال کے ماہوار مطالعہ کے لئے مندرجہ ذیل کتب مقرر کی ہیں۔ ناظمین اطفال ان کتب کا مطالعہ کروا کر مرکز میں رپورٹ بھجوائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

دسمبر ۱۹۸۳ء	سوانح حضرت عمرؓ	جنوری ۱۹۸۴ء	شیخ عبدالقادر جیلانیؒ
فروری ۱۹۸۴ء	امام ابو حنیفہؒ	مارچ "	ایک شہزادے کی سچی کہانی
اپریل "	پہلا احمدی مسلمان سائنسدان	مئی "	طارق بن زیاد
جون "	رحمۃ للعالمین اور عالم اطفال	جولائی "	حضرت ابوبکرؓ
اگست "	سوچنے کی باتیں	ستمبر "	حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں
اکتوبر "	رسول اللہ کی باتیں	نومبر "	سیرت حضرت مسیح موعودؑ

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مرکزی تربیتی کلاس میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہے

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ایک بے نظیر انقلاب

"وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان سے الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔"
(برکات الدعا صفحہ ۱۱)

پس آؤ ہم انفرادی اور اجتماعی دعاؤں کے ذریعہ اب پھر وہی انقلاب دوبارہ برپا کرنے والے بنیں۔
(قیادت اصلاح وارشاد اللہ مرکزیہ)

صدر لجنہ ضلع و سیکرٹریان تجنید

فہرست تجنید مع مکمل کوائف جلد مرکز کو بھجوائیں

سیکرٹری تجنید لجنہ مرکزیہ

یومِ تحریک جدید ۶ اپریل ۱۹۸۴ء / شہادت ۱۳۶۳ ہش

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے پاکستانی جماعتوں میں امسال یوم تحریک جدید منانے کے لئے ۶ اپریل جمعہ کا دن مقرر کیا جاتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۸۳ء (بحوالہ الفضل مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۸۳ء) پیش نظر رکھ کر مقامی جماعت کی قربانی کا حسب ذیل خطوط پر جائزہ لیا جائے۔

(۱) کیا ہر فرد جماعت بشمول بچگان اس مالی جہاد میں شمولیت اختیار کر چکا ہے؟

(۲) کیا ہر فرد اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے رہا ہے؟ (جبکہ معیاری وعدہ ماہوار آمد کے کم از کم پانچویں حصہ کے برابر ہونا چاہیئے)

(۳) معاونین خصوصی (پانچ صد روپیہ یا اس سے زائد دینے والے افراد) کی تعداد کتنی بڑھی ہے؟

(۴) کتنے مرحوم مجاہدین کی قربانیوں کو بحال کروایا گیا؟

(۵) گزشتہ سال کے وعدوں پر نئے سال کے وعدوں میں اضافہ ۶۶ فی صد تک پہنچا یا نہیں؟

ان امور کے جائزہ کے بعد اگر کسی ایک شق میں بھی کمی نظر آئے تو اس کی تلافی کا اہتمام کیا جائے۔

وصولی کو تیز تر کرنے کے لئے ذیلی تنظیموں کے تعاون کو حاصل کرتے ہوئے انہیں صدر انجمن کی مطبوعہ رسید بکس دی جائیں اور ایک معین عرصہ مقرر کر کے ان سے رسید بکس معہ وصول شدہ رقوم واپس لے کر محاصل کی مرکز میں ترسیل کا فوری انتظام کیا جائے۔ آخر میں ہر جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اپنی مساعی کی رپورٹ اوّلیں موقعہ پر بھجوا دیں تا احباب جماعت اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی دعائیں حاصل کر سکیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ضرورت معلّم

نظارت ہذا کو ایسے مخلص اور مستعد احباب کی ضرورت ہے جو دیہاتی جماعتوں میں قیام کر کے افراد جماعت کی دینی و تعلیمی تربیت کر سکیں۔ تنخواہ بالمقطع -/۳۷۵ روپے ماہوار بمعہ ان مراعات کے مثلاً امداد موسم سرما اور غلہ وغیرہ دی جائیں گی۔ خواہشمند احباب اپنی عمر تعلیمی قابلیت اور اگر کوئی سابقہ تعلیمی تجربہ ہو تو تحریر کریں۔ درخواست پر امیر/صدر جماعت اور مربی علاقہ کی سفارش ضروری ہے۔

درخواست ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ کے نام بھیجی جائے اور دفتر کی طرف سے بلایا جائے تو حاضر ہوں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

بزم ارشاد

ہر مجلس انصار اللہ اپنے ہاں بزم ارشاد کا اجلاس ہفت روزہ شروع کرے جس میں دوست تبلیغی واقعات بیان کریں اور باہمی مشورہ سے پیش آمدہ مشکلات کا حل بھی سوچیں کہ کس طرح ہم اس عہد کو پورا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن سکتے ہیں۔

(قیادت اصلاح وارشاد انصار اللہ مرکزیہ)

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچانی ہے!!!

چلنے کا نہیں دوڑنے کا وقت ہے

حضور ایدہ اللہ نے الفضل کی اشاعت ۱۵، ۲۰ ہزار تک بڑھا دینے کا ارشاد فرمایا ہے۔ تمام عہدیداران کو یہ ارشاد پورا کرنے کے لئے دن رات مستعد ہو جانا چاہیئے۔ اب چلنے کا نہیں دوڑنے کا وقت ہے۔ تمام عہدیداران جماعت الفضل سے تعاون کریں۔ آپ کے تعاون سے ہی یہ مرحلہ سر ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ آپکو توفیق دے کہ اپنی اس ذمہ داری کو پورا کر سکیں

(مینیجر الفضل)

اعلانِ نکاح

● محمد اسلم صاحب ابن مکرم غلام محمد صاحب آف گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ بنت محمد نذیر صاحب آف جیواہ گورائیہ ضلع شیخوپورہ مبلغ چھ ہزار روپے حق مہر پر

مکرم خالد محمود صاحب ابن مکرم محمد اسلم صاحب آف عینووال ضلع سیالکوٹ کا نکاح ہمراہ خالدہ پروین صاحبہ بنت مکرم محمد اعظم صاحب آف جیواہ گورائیہ ضلع شیخوپورہ مبلغ چار ہزار روپے حق مہر پر مکرم جاوید احمد صاحب جاوید مربی سلسلہ مقیم نارنگ منڈی نے ۱۱ مارچ ۱۹۸۴ء جیواہ گورائیہ میں پڑھا۔

اللہ تعالیٰ ہر دو نکاحوں کو احمدیت کے لئے بابرکت فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(منور احمد عامر نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ ایجنٹ روزنامہ الفضل نارنگ)

● مورخہ ۱۶/۳/۸۴ کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ محمود واہ کینٹ میں میری بیٹی عزیزہ سلیمہ ملک بی۔ اے بی ایڈ بنت مکرم ملک محمد صدیق صاحب سابق محاسب وصدر حلقہ وسطی واہ کینٹ کا نکاح ہمراہ عزیزم مبارک احمد صاحب ولد محمد داؤد صاحب سٹیشن ماسٹر مبلغ پچیس ۲۵ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا دین محمد صاحب شاہد ایم۔ اے مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی نے پڑھا۔

الحمد للہ۔

عزیزہ سلیمہ ملک حضرت حاجی محمد دین صاحب مرحوم درویش قادیان کی نواسی ہیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و احباب جماعت سے یہ رشتہ بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(حلیمہ لطیف صدر لجنہ اماء اللہ واہ کینٹ)

ولادت:

● اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت بیٹی کا نام "نائیلہ" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ چوہدری ناصر الدین مرحوم کی نواسی اور چوہدری مشتاق احمد صاحب ظہیر کوہاٹ کی پوتی ہے۔

دعا کریں خدا تعالیٰ بیٹی کو صحت و زندگی دے اور خادمۂ دین بنائے (آمین)

(چوہدری اسحٰق احمد۔ شیراز الیکٹرک سٹور برانڈرتھ روڈ لاہور)

"سچائی کا کمال جس سے خدا خوش ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری دکھائے۔ ایسے انسان کا تھوڑا عمل بھی دوسرے کے بہت عمل سے بہتر ہے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۴۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر احمدی طالب علم حضور ایدہ اللہ کو اپنے نتیجہ کی اطلاع دے! ○ مہتمم امور طلباء

تبصرہ کتب

تبصرہ کیلئے ہر کتاب کی دو جلدیں بھجوانا لازمی ہیں:

● نام کتاب: "دلائل قاطعہ"
مرتب و پبلشر: مکرم مولوی عبدالرحمان صاحب مبشر۔
صفحات: ۳۵۰ قیمت: ۳۵ روپے

"بشارات رحمانیہ" جیسی اہم اور مفید کتاب کے مصنف اور مرتب مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر کی تازہ تالیف کا نام "دلائل قاطعہ" ہے اس کتاب کی وجہ تالیف یہ ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب اپنی شہرۂ آفاق کتاب براہین احمدیہ تصنیف فرمائی تو اس میں اسلام کی تائید میں تین صد دلائل لکھنے کا ارادہ فرمایا۔ اور اس کتاب کے پچاس جزو تالیف کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ بعد ازاں حضورؑ نے اس کتاب کی پہلے چار جلدیں اور پھر ایک اور جلد رقم فرمائی اور مزید جزو شائع نہ فرمائے۔ اس پر کوتاہ بین لوگوں نے زبان اعتراض دراز کی اور کہا کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا۔ اور تین صد دلائل تائید اسلام میں تحریر نہیں کئے۔ حضور علیہ السلام نے اپنی زندگی میں اس اعتراض کا کافی و شافی جواب دیا اور بتایا کہ جو مقصد اس کتاب کی تالیف کا تھا وہ پورا ہو گیا۔ لیکن اس سے کئی گنا زیادہ مواد حضورؑ کی دیگر کتب میں آ گیا ہے جو ساتھ ساتھ چھپتی رہیں۔ تاہم کوتاہ بین معترضین کو اس اعتراض کے دوہرانے میں کبھی تامل نہ ہوا کہ تین صد دلائل نہیں دیئے گئے۔

فاضل مرتب نے براہین احمدیہ میں سے چار سو دلائل تائید اسلام میں سے نکال کر بعض حضورؑ ہی کے الفاظ میں نمبروار مختصراً تحریر کر دیا ہے۔ اس طرح سے جہاں یہ کتاب براہین احمدیہ کا ایک عمدہ خلاصہ بن گئی ہے وہاں معترض کے اس اعتراض کا حتمی جواب بھی آ گیا ہے کہ براہین احمدیہ میں ہی حضورؑ نے تائید اسلام پر تین صد سے زیادہ دلائل دے دیئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام روحانی مُردوں کو زندہ کرنے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ حضور علیہ السلام کی کتب پر کام کرنا اور نئی نئی تالیفات مرتب کرنا جتنی بڑی نیکی ہے اس کا شاید کم لوگوں کو اندازہ ہو۔ اس لحاظ سے فاضل مصنف کی یہ کاوش لائق صد تحسین ہے۔

جن احباب کو براہین احمدیہ ایسی عظیم کتاب کا عمیق نظر سے مطالعہ مشکل دکھائی دیتا ہے ان کے لئے اس کتاب میں دریا کو گویا کوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔

کتابت درمیانی، طباعت گوارا اور کاغذ عمدہ ہے۔ جلد مضبوط لگائی گئی ہے۔ ربوہ کے کتب فروشوں سے دستیاب ہے۔

● کتاب کا نام: "اسلامی نظریہ دربارہ قتل مرتد"
مرتب و ناشر: ابوالظفر عبدالرحمان ابن احمد مترجم ترجمۃ القرآن بطرز جدید
ملنے کا پتہ: رحمانیہ منزل بلاک جی ڈیرہ غازی خان کے علاوہ مکتبہ عرفان۔ افضل برادرز۔ ربوہ
صفحات: ۱۶۰ قیمت: ۱۵ روپے

زیر نظر کتاب میں مشہور و معروف ترجمۃ القرآن بطرز جدید کے مصنف مکرم مولانا ابوالظفر عبدالرحمٰن بن احمد صاحب نے دور حاضرہ کے نہایت اہم موضوع پر قلم اٹھایا ہے آج دنیا بھر میں جہاں اسلام کا چرچا پہلے کی نسبت زیادہ شدت سے سنائی دیتا ہے وہاں پر ایک مشکل یہ بھی پیش آ رہی ہے کہ دین اسلام کی طرف بعض ایسے عقائد منسوب کئے جا رہے ہیں جن کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ اس کی وجہ سے اہل دانش کے نزدیک اسلام کا حقیقی چہرہ دھندلاتا جا رہا ہے اور دین اسلام کے وہ حسین آفاقی اصول جو دنیا بھر کے دلوں کو جیتنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اہل نظر کی نگاہوں سے اوجھل ہوتے جا رہے ہیں۔

اسی قسم کی مشکل کا احساس "قتل مرتد" کے نظریہ کے بارہ میں پیش آ رہا ہے۔ مسلمانوں کا ایک طبقہ اس کی جو تاویل کر رہا ہے وہ اسلام کے حسین چہرے کو اتنی گھناؤنی صورت میں پیش کرتا ہے کہ اس کا دلوں کو جیتنا تو کجا کسی کو اسلام کی طرف نظر التفات سے دیکھنا بھی ممکن نظر نہیں آتا۔ تاہم یہ امر اطمینان کا موجب ہے کہ اہل اسلام کی ایک بڑی تعداد اس مسئلے پر حقیقت پسندانہ زاویۂ نظر رکھتی ہے۔

فاضل مصنف نے ایسے ہی صاحب نظر احباب کی آراء کو اس کتاب میں یکجا کر دیا ہے۔ اور اس مسئلے پر کمزور حدیثوں کے مقابل پر قرآن کریم کی واضح اور قطعی شہادت کو ٹھوس انداز میں پیش کر کے اسلام کے حسن کو اصلی صورت میں اجاگر کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔

یہ کتاب اس قابل ہے کہ آج کے ہر ذی علم اور صاحب الرائے فرد کو اس کے مطالعے کی ترغیب دی جائے۔ تاکہ اس امر کا پتہ چل سکے کہ اہل اسلام میں سے چوٹی کے احباب کی قتل مرتد کے بارے میں کیا رائے ہے۔

اس کتاب میں جن افراد کی آراء کو یکجا کیا گیا ہے ان کے اسمائے گرامی کے مطالعہ سے ہی اس کتاب کی عظمت آشکار ہو جاتی ہے۔ یہ نام ہیں:۔

جسٹس منیر سابق چیف جسٹس پاکستان، جسٹس ایس اے رحمان سابق چیف جسٹس پاکستان۔ جسٹس ایم آر کیانی صاحب۔ مولانا محمد علی جوہر۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ مولوی چراغ علی صاحب۔ سید سلیمان ندوی صاحب اور جناب غلام احمد صاحب پرویز۔

اس کے علاوہ انسانی حقوق کے عالمی منشور، دستور پاکستان اور دستور جمہوریہ ترکیہ کے بعض اقتباسات بھی شامل ہیں۔

فاضل مصنف نے بروقت ایک نہایت ضروری کتاب تصنیف کی ہے جو مضمون اور علمی محاسن کے علاوہ ظاہری خوبصورتیوں سے بھی آراستہ ہے۔

کتابت و طباعت اور کاغذ نہایت عمدہ اور قیمت بھی بہت مناسب ہے۔

(ی۔س۔ش)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (منیجر)

پک اینڈ پے
PICK AND PAY.
بہت جلد افتتاح
محمود احمد کھوکھر

اکسیر اپھارہ
شفتل اور برسیم سے ہونے والا جانوروں کا اپھارہ منٹوں میں غائب۔
قیمت فی پیکٹ ۳/- درجن ۲۷/- گرس ۳۰۷/- روپے
بونس علاوہ۔
تفصیلات کے لئے کیور ٹیو ویٹری گائیڈ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں۔
کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کمپنی رجسٹرڈ ربوہ۔ فون: 606/607

بچوں کی اعلیٰ و معیاری درسگاہ
ماڈرن ایجوکیشن سکول نرسری تا مڈل
رجسٹرڈ نمبر RP/1580
محکمہ تعلیم حکومت پنجاب سے منظور شدہ نمبر 48LG
برانچز: محلہ دارالصدر شرقی و محلہ دارالیمن وسطی ربوہ
انگلش، اردو و دینیات کی تعلیم نرسری سے ہی شروع ہو جاتی ہے
نرسری تا مڈل کا داخلہ جاری ہے فون نمبر 610
(پرنسپل ماڈرن ایجوکیشن سکول دارالصدر شرقی ربوہ)

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین
حکیم انوار احمد جان
۵-۶-۷ اپریل
دواخانہ حکیم نظام جان چوک اقصیٰ ربوہ میں مطب فرمائیں گے!
مینیجر دواخانہ حکیم نظام جان
کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ فون: ۵۵۸